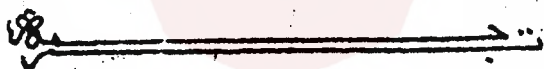


إِنَّكَ لَعَلَىٰ خَلْقِ عَنُوبِنَا

شعراوت نامہ

جزو اول



سعادت نامہ

از حکیم ناصر خسرو قدس سرہ

مترجمہ

الواعظ نصیر الدین نصیر ہونزائی

(مطبوعہ عباسی لیتھو آرٹ پریس کراچی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

باب اوّل در تسلیم

بہر حالیکہ باشی با خدا باش
ہر اک حالت میں ہو جا ذکر پیشہ
مداں تو یا وراں را بہ از دیار
نہیں اسکے سوا اور کوئی یاور
تو دل بزرگیرے بہر چہ بندی
توقیع غیر کی پھر اک خطا ہے
مکن بیگانگی گراشتائی
نہ بن بیگانہ گر تو آشتا ہے۔
پرستش خاص از بہر خدا کن
عبادت کر خدا کی مخلصانہ
ہم آخر بہر کارت آفریدہ است
کسی ایک کام کا تو ہی سبب ہے
از و خود جز خداوندی نیاید
خدائی خود عطا کی مقتضی ہے
وزیں بہ ہیچہر گاہے نباشد
یہیں پر ہے نوازش ہی نوازش

دلا ہموارہ تسلیم رضا باش
رضانا تسلیم کر اے دل ہمیشہ
خدا را داں خدا را خواں بہر کار
مدد ہر کام میں حق سے طلب کر
چو حق بخشد کلاہ سر بندی
خدا ہی سے اگر تجھ کو عطا ہے
خدا را باش اگر مرد خدائی
اطاعت کر تو گر مرد خدا ہے
حدیثِ جنت و دوزخ رہا کن
نہ کر تو جنت و دوزخ بہانہ
ترا بر بہر دو گیتی بزرگزیدہ است
تو کونین میں اسی کا منتخب ہے
ز تو جز بندگی کردن نشاید
جو تجھ سے ہو سکے وہ بندگی ہے
بریں در ہیچ اگر اہے نباشد
نہیں اس در پہ کوئی جبر خواہش

ہمیشہ دست درجبل المتین زن
 ہمیشہ ہاتھ میں جبل المتین ہو
 دلیل راہ دینیت مصطفیٰ نیست
 ترا لاری ہمیشہ مصطفیٰ ہے

اگر لافے زنی ہم لافہا زنی
 سنجے کچھہ فخر ہو تو فخر دین ہو
 بہر کامے مددگارت خدایت
 ترے ہر کام میں یا ور خدا ہے

باب دوم در نیکی

ز تو توبہ ز پیران کہن پسند
 جو ان توبہ کرے اور پیرے پسند
 مکن کاریکہ باز آید تباہی
 نہ کر وہ کام جو لائے تباہی
 سیر روی کشتی اندر قیامت
 سیر روی ہو کل جسکا سر انجام
 بد از نیکی نگے گن تاچہ کار سہت
 تو پھرنیکی سے بڑھ کر اور کیا ہے
 ز روز درگذشتن یاد میدار
 جہاں سے روز رخصت یاد رکھنا
 چو داری مایہ امی نیکوئی کوش
 اگر مقدر ہو کر لے کچھ احسان
 صحبت دوستان پز خرد گیر
 اسی صحبت راہ جو پڑھنر ہے۔

دلایندم نیوش و دل در بند
 مری اس پنہ پر اسے دل ہو پابند
 از پیراگر بخود خواری نہ خواہی
 اگر چاہتا نہیں تو کوئی خواری
 مکن کاریکہ از ننگ ندامت
 نہ کر مشرم و ندامت کا کوئی گام
 چو در نیکی رضائی کردگار سہت
 اگر نیکی میں ایزد کی رضا ہے
 دروین درمنداں شاد میدار
 خراشیدہ دلوں کو شاد رکھنا
 مکن از حال مسکیناں فراموش
 بھلا دینا نہیں حال غریبان
 چو از صحبت بود برفس تاثیر
 یہ جب مانا کہ صحبت میں اثر ہے

کہ ہمت از دستکاری رستگاری
سچائی سے لیگی رستگاری
زینکی گریبت افتد مرا گیر
مجھے کہ گرے کچھ خیر سے تر

باب سویم در کم آزاری

کہ دائم دیرزی باشد کم آزار
کہ دائم دیر جیتا ہے کم آزار
کہ خوشنودی رضا حاصل کند زود
رضائے حق ہے حاصل جس ہر دم
کہ تو در رنجی و او شاد کارست
کہ وہ خرسند ہے تو آہ نہ بھرنا
بہ نکی کوش و انگہ در اماں باش
بھلائی کر کے ہو جالائ بانی
نہ بینی ہیچ بد گر نیک خواہی
اگر تو نیک ہے بد سے ہٹیکا
وگر خیرے کنی با مستحق کن
جو نیکی ہو تو بہر مستحق کر
ہمہ عالم مددگار تو باشد
رہیگا پھر جہاں یکسر مددگار

دلت راست کن گراستکاری
تو سچا ہے تو دل میں کہ سچائی
ز آموزندہ پند نیک بر گیر
معلم کی نصیحت پر عمل کر

فروں خواہی بقاد لہا میازار
دلوں کو مت دکھائے مدہشیا
بیاد حق تعالیٰ باش خوشنود
خدا کی یاد میں رہ شاد و خرم
مہر بر کس حسد گر مالدارست
تو انگر کا حسد ہرگز نہ کرنا
ہمیشہ نیک خواہ مرماں باش
سدا کر خلق کی نیکو سگالی
جو بد خواہی کس از غم بکاہی
نہ ہو بد خواہ کہ تو غم سے گھٹیکا
دلت را با مروت مستحق کن
سخاوت سے تو دل کو مستحق کر
مدد دہ تاکہ حق یار تو باشد
مدد کر تاکہ حق ہوگا ترا یار

برہ بینی و خود مرگب برانی
 گریے کوراہ میں اور چھوڑ بھاگا
 ممکن نیکی کس از دل فراموش
 نہ بن جانا کبھی احساں فراموش
 بد اں را خلق عالم مرگ خواهد
 بڑوں کو موت بھڈیکو عمر و دولت

باب چہارم در بر داری

کہ واجب کشتن بار از گزند است
 کہ سانپ کو مار نادفع گزند ہے
 کہ ہر کس بد کند یا بدی باز
 کہ بد کردار بدی ہے پانیوالا
 کہ از مالت بکاهد ہم ز ایمان
 نہو نقصان تجھے کچھہ دین و ایمان
 کہ خون از پرورش شد مشک خوشبو
 لہو پلک بنا ہے مشک خوشبو
 تو اضع پیشہ گیر و تازہ روئی
 رہا گزندہ رو اور بول ادب سے
 چہ بدتر باشد از طبع ترش و
 ترش و آدمی تو بدترین ہے۔

مروت نیست ارافتدگانی
 جو اں مردی نہیں مگر تو نے دیکھا
 ز نیکیاں باش اندر نیکیوں کو کوش
 نکو کاروں سے ہو جا اور صلاح کوش
 بہ نیکیاں عمر سا زبرگ خواهد
 طلب کرتی ہے اس دنیا کی خلقت

بکس مپند آجنت ناپسند است
 کسے مت چاہ جو تجھ کو ناپسند ہے
 مشوکس ابکین خانہ بر انداز
 عدو کا تو نہ بن گھر ڈھانیاوالا
 مکن شیرین بدل مال یتیمان
 یتیموں کی کوئی شے نہ لقصا
 تو با خلق خدا خوش باش و خوشگو
 خدا کی خلق میں رہ شاد و خوشخو
 گذر از تندی و از تند خوئی
 گذر جا تیزی اور غیض و غضب سے
 گردہ باہر کسے مفلکن برابر و
 ہر ایک سببے نہ تو چین بر چین ہے

کہ خندان روی از اہل جنان است
 کہ خوشخو، خندہ روی اہل جنت
 ز مومن خوش بود چربی و نرمی
 کہ مومن کو بھلی لگتی ہے نرمی
 گرت بر سر بگرد آسپاسنگ
 ترے سر پر اگر گھومے چکی پاٹ
 کہ باشد زور بازو ہازین بیش
 کئی ش زور ہیں تجہ سے قوی تر

باب پنجم در بیان جاہل و ناجنس

کہ رنج اور راحت بیش باشد
 کہ اسکا رنج راحت سے نہ ہو بیش
 بشب بگردن سنگز سچ در پس
 عقب میں چھوڑ گزیرا ہو کے مشکو
 کہ صد سودش نیز دیکے یا نش
 کہ سو شو دکم ہیں اسکے اک دنیا سے
 کہ نمبر ز گندہ تر گرد چوشہ پر
 بھری بھری ہولی گندہ زیادہ
 کز اس بر سر دل آزار تو باشد
 کہ ہو جسکے سبب کوئی دل آزار

میں دار از لب خندان زیباست
 تبسم میں نہیں ہے کوئی زحمت
 فروخور خشم اندر گاہ گرمی
 تو اپنا غصہ پی لے گاہ گرمی
 حلیمی کن چودانہ در گرتنگ
 بسان دانہ تنگی میں خودی کاٹ
 مشوغرہ بزور بازوی خویش
 نہ ہو مغرور زور بازوؤں پر

سب از جاہل ارچہ خویش باشد
 نہ مل جاہل سے خواہ وہ کیونہ خویش
 ز نادان وز ناجنس زناکس
 رذیل و سفہ و نا اہل سب کو
 مکن دل خوش بہ سود بیکر انش
 نہ ہو خوش اسکے سو بیکروں سے
 خند از مالدار پر تکبر
 غرور دالے غنی سے ڈوبی
 مکن کاریکے نے کار تو باشد
 نہ کہ اس کام سے کوئی سڑکار

کہ بدنامت کند چو خود سر انجام
 کہ آخر مثل خود کر لیگا بد نام
 بکش دامن ز دزد خانہ پرداز
 اُچکے چور سے دامن بچانا
 ہمہ کس دزد داں کالا نگہ دار
 کہ ہیں سب چور تو پورنجی بچانا
 تفاوت داں ز دیدہ تاشنیدہ
 کہ ہے فرق بین دیدہ اور شنیدہ
 منافق و منافق داں منافق
 منافق کو منافق جان منافق

تسیر اکن زہر بد فعل بد نام
 کجے یہ فعل ز بد نام سے تہ ہو کام
 مکن صاحب سر از تمام و غماز
 چغل خوروں کو بھیدی مت بنا
 مباشرت امین ز دست و چشم طرار
 تو امین جیب کترے سے نہ ہونا
 مکن ہمراہی کس ناز مودہ
 نہو سا تھی سوائے آزمودہ
 منافق را مداں یا موفق
 منافق کو نہ جان یا موفق

باششم در گفت و شنود و پند شنودن

خوداں آہستہ گو چیزیکہ گوئی
 وہی جو تو کہے آہستہ کہنا
 مراں بس گرم تا در سر نیائی
 نہ کر تیزی بلا تو غالب آئے
 کہ پُرسد از تو روزی کرد گارت
 کہ اک دن تجھ سے پوچھے تیرا دار
 ازاں سالی کہ خوش آید چنان گوئی
 تجھے جیسے پسند آئے بیان کر

سخن دانستہ گو چیزیکہ گوئی
 تو جو کچھ بھی کہے دانستہ کہنا
 بمیدان فصاحت چون آئی
 تو جب میدان خوشگویی میں جا
 مکن چیزی بر اہل روزگارت
 تو معصروں سے ایسا کام مت کر
 سخن بشنوز لفظ ہر سہر جوئی
 مقبرہ کی نکات پر تو دھیان کر

بکوہ آواز خوشیدہ تا خوش آید
 خوش آواز سی کوہ خوش گوئی تجھ کو
 زباں مہشدار تا سر در بازی
 زبان کور و کنا تا سر نہ جائے
 چو شد گفتمہ کجا ماند نہ ہفتہ
 کہ جب ہو گفتمہ کب بتا ہر پنہاں
 مگونا گفتمنیہار و کہ رستی
 نہ کہہ ناگفتمنی، بس جا چھٹا تو
 زد دشمن را ز دل دائم نہاں کن
 عدد و پے بھید چھپائے رکھ سراسر

باب ہفتم در دوستی و دشمنی و وفا

میفکن دوستی با او ز آغاز
 نہ کر توں ہی اس سے دوستی کچھ
 وفا بردن بسر کایے عظیم است
 وفا کرنا نہیں ہے سہل چنداں
 کہ بد کایے بود رنجیدن کس
 کسی کو رنج دینا ہے میرا کام
 ز سگ طبعی بود گرگ آشنائی
 کہ سگ دوستی ہی حسین کچھ بیاہ

مگونا خوش کہ پاسخ ناخوش آید
 نہ دے طنز اجواب، بد لہجہ مت ہو
 مکن با خسران گستاخ بازی
 شہوں کو تجبہ سے گت خنی نہ آئے
 سخن ناگفتمہ باشد کے جو گفتمہ
 نہیں ہے گفتمہ ز ناگفتمہ یکداں
 بہر گفتار منما پیشدستی
 نہ کہ پہل اور سخن کو مت کٹا تو
 ہمیشہ مشورت بادوستان کن
 ہمیشہ دوستوں سے مشورت کر

چو خواہی کرد با کس دشمنی ساز
 تجھ کرنی ہو جس سے دشمنی کچھ
 فلکذین دوستی با کس سلیم است
 کسی سے دوستی کرنا ہے آسان
 مر نجاں کس نحو امین عذر از ان پس
 نہ دے رکھ عذر خواہ مت ہو سرنجام
 مکن قصد جفا کر با وفائی
 نہ کہ قصد جفا کر با وفا ہے

بدست آوردنش نبودید انسان
 مگر دشوار ہے پھر ماتھ لانا
 کلید باب جنت بزد بار لیت
 کلید باب جنت ہے تحمل
 ہمہ درمائی دولت بر لسانی
 کھلیں گے تجھ پر دولت کے خزانے
 سیف از جفائیش درد بردرد
 کسی کا درد بیجا مت بڑھانا
 چو مرہم می سازی نیش کم زن
 نہو مرہم کسی کو مت لگائیش
 چہ باشند دیو بودن آدمی باش
 نہ بن جادو لیکن آدمی بن

چو رنجانی دین کس ہست آسان
 کہ ہے آسان کسی کا دل دکھانا
 در گنج معیشت سازگار لیت
 ہے گنج زندگی کا در تو حاصل
 ز توفیق و کلید بے ریائی
 کلید بے ریائی اور مدد سے
 چو نتوانی علاج درد کس کرد
 اگر تجھ سے نہ آئے چارہ کرنا
 سان جو برد لیش کم زن
 نہ مار تو ظلم کے نیزے سے دل لیش
 ز مر دم زادہ بامر می باش
 تو مردم زادہ ہے پھر مر می بن

یاب ہشتم در طمع

چو دست از جملہ شئی تو کہ رستی
 جو دھریا ماتھ سبک جا چھٹا تو
 نتیجہ خواریش غمخواری آرد
 یہی خواری ہے بیجا غمگاری

طمع در ہر چیز بستی پائے بستی
 جو تو نے حرص کی پابند ہوا تو
 طمع بسیار کردن خواری آرد
 زیادہ حرص سے آتی ہے خواری

شود خوار از توقع ہر عزیز
 طمع کرتی ہے خواہر صاحب جاہ
 طمع را سر برگر مرد مردی
 طمع کو نیت کر ہے تو اگر مرد
 گر آسان گیریش آسان شود زود
 اگر آسان سمجھ لے ہو گی آسان
 بہ تکین باش ہچو ماہ و خورشید
 موقر رہ تو مثل ماہ و خورشید
 زاز و آرزو کن دست کوتاہ
 طمع اور حرص سے ہو دست بردار
 چو کردی از برت سفلہ مندیش
 کسی جاہل کی کچھ بھی فکر کر مت
 کجی باشد چو بازار قناعت
 نہیں بہتر قناعت سے کوئی کام
 چو بہریدی طمع سلطان خویشی
 اگر نہ تو خودی کا بادشاہ ہے

مدار از کس طمع ہر دم بہ چیزے
 طمع مت کر کسی سے کچھ نہیں چاہ
 طمع آرد بروئے مرد زردی
 طمع سے ہو جاتا ہے رُو زرد
 ہر آن سختی کہ با تو روئے بنمود
 جو کچھ مشکل پڑے تجھ کو نمایاں
 بہر باری مجنب از جای چون بید
 ہر ایک جھونکے سے مت ہل نہیں بید
 چو مردان پاک محکم نہ در ایس راہ
 چہ جا مردوار اس راہ سے پار
 قناعت کن بنان خشک خویش
 کر اپنی روکھی روٹی پر قناعت
 خشک باری ہو دبار قناعت
 قناعت ہے سب اور نیک فرجا
 طمع داری سگ بہترہ کیشی
 در لپس ہے تو سگ ہوں سیاہ ہے



باب نہم در احسان

کہ دنیائی نیفزاید رود دین
 گھٹیکھا دین جو دنیا ہو گی حاصل
 مکن برس پسیم وزر تفاخر
 نہ ہرگز فخر دینا و درم کر
 کہ نہ ہد بہر تو میراث خوارت
 ترے حق میں نہ دیگا وارث آخر
 بہ یزدان ہرچہ بدی بازیابی
 جو کچھ تو نے دیا لینا ہے تجھکو
 برس از روز حاجتمندی خویش
 ہمیشہ روز حاجت سے ڈرا کر
 زہر کس این صفت ناید بخیل است
 نہو جس شخص میں ہے وہ بخیل ہے
 بخیل اندر سقر گرد گرد گرفتار
 بخیل ہوگا جہنم میں گرفتار
 کہ در بستہ بہمانی نداری
 نہ تو مہمان کو در بند رکھنا

پئے نفع اختلاط سفله مگزین
 سفاک و کیواسے جاہل سے متاثر
 بہ بخشش کوش چون دست دہد پڑ
 اگر دولت پست ہو کرم کر
 بدہ چوں داد نعمت کرد گارت
 خدا نے تجھکو دی تو بھی دیا کر
 بہ یزدان دہ چو در بخشش تابی
 خدا کو دے اگر دینا ہے تجھکو
 بر آور حاجت درویش دلگوش
 تو محتاجوں کی حاجت روا کر
 جو انگری سعادت را دلیل است
 سخاوت ہی سعادت کی دلیل ہے
 سخی طبع امین است از دوزخ و نار
 سخی سے دور ہوگا دوزخ و نار
 سز در خانہ گرنانی نداری
 اگر کچھ ہو نہو خیر سندر کھنا

چہ بدتر در کرم تا خیر کردن
 چہ بہتر گرسنہ را سیر کردن
 بسی بدتر کرم تا خیر کرنا
 بھو کے پیاسے سیر کرنا
 مخور غم بہر رزق و روزی او
 کہ باہر کس روانست روزی او
 غم روزی مہمان اک گمان ہے
 ہر اک کے ساتھ روزی بھی ادا ہے
 بہا بلستان مددہ کوزہ آب
 زمستان آشتی و موضع خواب
 اُسے گرمایں کر پانی نوازش
 تپا سرمایں مے جائے رہائش

باب دہم

در راحت رسانیدن و نیکی خواستن

بہین کاریکہ اندر زندگانیت
 نگو خواہی بکس راحت رسانیت
 یہی احسن ہے جب ہو زندگانی
 نگو خواہی اور راحت رسانی
 تو گر توفیق داری ہم بران باش
 نگو خواہ و بخش راحت رسان باش
 اگر توفیق ہے اسکا نشان بن
 سبھو نکا خیر خواہ راحت رسان بن
 بلطف و مرحمت دلہا نگہدار
 کس از دست زبان خود میازا
 حفاظت کرد لوں کی قلب جان سے
 کسی کو دکھ نہ دے ماتھ اور زبان سے
 بکار افتادہ کار امور میباش
 بہر دل سوختہ دلسوز میباش
 ہر ایک دلگیر کا غمخوار بن جا
 سہم والے کا واقف کار بن جا

کہ ہر کس کو جو راحت کر دے بد کرد
 کہ جس نے زخم کر ڈالا بُرا ہے
 بسختی چارہ بیچارگان باش
 بیچاروں کی عشا کا چارہ گر بن
 جوان بہتر خدا ترس و خدادان
 جواں کی معرفت ہے سب سے افضل
 جوانی و جنوں از سر بدر کن
 جوانی اور جنوں سر سے بدر کر
 کہ گریابی زمان گزری تو ہم پیر
 بقا ہوتے تھے بھی ہے بڑھاپے

علاج درد منداں کن بہر درد
 دکھی کا چارہ کمر گر کچھ دوا ہے
 جو مریختہ راحمت رسان باش
 تو مثل مرہم جان با اثر بن
 پوسی اندر جوانی راہ نیردان
 جوانی میں خدا کی راہ میں چل
 بہ پیری خدمتِ مادر و پدر کن
 تو خدمت والدین کی خوبتر کر
 مزن طعنہ بر ایشان از دل سیر
 تو نیرالی سے آنکو طعنہ مت دے

کہ پرورد سہت مادر در کنارت
 تو ماں کی گود میں پلکے بڑھا ہے
 پدر ید سالہا تیمار دارت
 تو باپ کی غمگساری میں رہا ہے۔

تمام شد جز و اول
 شرافت نامہ

بتاریخ ۱۰ جولائی ۱۹۶۲ء

روحانی رمزنگ

- ۱- مَرْمَنَه قلبه عرش نور حُجْمَن مناس عجیب : رُوح نقطه ذِکره وَسْعَه اسما مناس عجیب :
- ۲- قرآن معنی من نَمَه لفظان مناس عجیب : نقطانہ معنی بُٹ بُٹ نَمَه قرآن مناس عجیب :
- ۳- دریا حُرُوبِخ ہریت نَمَه قَطْران مناس عجیب : قَطْران سِنِدہ کانمہ دریان مناس عجیب :
- ۴- دریا و لو قَطْرہ سِنِیہ مثال سرکہ سِنِیڈا : قَطْر اچھنم وجود تو عثمان مناس عجیب :
- ۵- ظاہر شو تم جہان لو انسان بنین یقین : انسانہ ایس لو سگسگہ دنیان مناس عجیب :
- ۶- نقطہ کچھ سہ صورتہ حرف ، حرفہ گتہ برہ برہ مجملہ حکمتہ فرقان مناس عجیب :
- ۷- حرف ذہ اُتھن الفحی توحیدہ نقطہ تین : ہن نورہ نقطہ عالمہ دیوان مناس عجیب :
- ۸- قدرتہ قلمہ اُتھن کہ توحیدہ نقطہ ہم : وحدتہ عل لو کثرتہ امکان مناس عجیب :
- ۹- نقطو لو ابتداء بلہ نقطو لو انتہا : نقطو لو حد کہ فاصلہ بیان مناس عجیب :
- ۱۰- نقطو لو روح کہ حیرتہ تعلق کہ اِلتصال : نقصا سبر زیادہ کہ نقصان مناس عجیب :
- ۱۱- نقطہ مذہ آسمان کہ زمین کل بمن ایون : نقطہ مذہ رُوح ہریت نَمَه طوفان مناس عجیب :
- ۱۲- انہ نورہ نقطہ جیہ برسی ڈم کہ بُٹ اسیر : عترتہ دمن غریب اسہ مہمان مناس عجیب :
- ۱۳- مامور اچھم لو امرہ حقیقتہ سئین بلہم : نیستی یکل نہ کن "توسہ فرمان مناس عجیب :
- ۱۴- "کن" خلق کہ امرہ نقطہ واسطہ عمل بلہ : انسانہ روح کہ جسم لو ای کان مناس عجیب :
- ۱۵- ہرقتہ نورہ میو شلاس علی جیدو تو تم : پاکیزہ کلمہ حکمتہ بران مناس عجیب :
- ۱۶- اثبات ، نفی کہ حق "بہر حکمتہ ہن ایم" : حق نام چن حقائقہ میزان مناس عجیب :

- ۱۷- رُوحِ دَائِرِ اَقْرَابِی مَرکَزُ تَوَلِّی سَکون ۛ پیرکارہ گون جہان ایگہ حیران مناس عجیب
 ۱۸- ای علم شہر مَن رُوحِ نَعْمَتِ بَکِیْشِ اِنْتِیس ۛ ای پگڈھ تہ تہ طَلِیْمُ لُو دِرْبَانِ مَناسِ عَجِیْب
 ۱۹- گوئس لَم بِنْتَدِ اَیون لَقَو نِیوَرُتْ اَیْمُ بِن ۛ پاکیزہ بنتہ کفر لو ایمان مناس عجیب
 ۲۰- پَر وِر دِگَارِ کَ جِی بَیْقِیْقَتِ لُو مَن یَلَا ۛ رُوحِ مَعْرِفَتِ لُو وِجْدَتِ عَرْفَانِ مَناسِ عَجِیْب

حکمتِ قَلْبِ لُو تازہ میام عشقہ فُو لُو دُو ی
 عِلْمِ لُو لَصِیْبِرَہ مُشکَلِکِکِ آسَانِ مَناسِ عَجِیْب

رموز روحانی

- ۱) کسی نمونے کے دل کے عرش پر رحمن کا موجود ہونا ایک حیران کن امر ہے ۛ ذکر کی وسعت کی بدولت نقطہ دل کا آسمان بنا ایک تعجب خیز بات ہے۔
- ۲) قرآن کے معنی از روئے اصول وحدۃ المعانی ایک نقطہ بنا حیرت انگیز حکمت ہے ۛ پھر اسی نقطے کے معنی از روئے اصول کثرت المعانی قرآن بنا حیرت انگیز بات ہے۔
- ۳) سمندر کا بادل او بارش سے گذر کر ایک قطرہ کی شکل اختیار کرنا عجیب ہے ۛ پھر ایک قطرے کا دریا کے ساتھ ملکر سمندر کی شکل اختیار کرنا عجیب ہے۔
- ۴) بظاہر میں نے سمندر میں قطرہ سمو جانے کی مثال دیکھی ہے ۛ لیکن قطرے کے تنگ باطن میں ایک سمندر کا سمو جانا ایک نادرہ بات ہے۔
- ۵) اس ظاہری وسیع جہان میں انسان کا سمو رہنا تو یقینی ہے ۛ لیکن انسان کے اس مٹھی بھر دل میں ایک روشن دنیا کا وجود حیرت خیز ہے۔

(۶) نقطہ کی رفتار کی شکل سے حرف اور حروف کے ملانے سے لفظ و الفاظ سے جملے اور جملوں سے "فرقان حکمت" کا بنا عجیب ہے۔

(۷) توحید کے اس نقطے کی شناخت کر لے جو حروف کے سرالف پر ہے۔
نور کے ایک ہی نقطہ سے یہ عالمی کتاب کا خلق ہونا حیرت کی بات ہے۔

(۸) خانہ قدرت کی نوک پر بھی توحید کا نقطہ تھا :

وحدت کے فعل میں کثرت کا امکان ہونا تعجب خیز بات ہے
(۹) نقطے سے ہر چیز کی ابتدا اور نقطے پر ہی اسکی انتہا ہونا :

نیز نقطہ ہی میں حد اور فاصلے کا پوشیدہ ہونا قابل تعجب ہے۔

(۱۰) نقطے میں جسم اور روح کے آپس کا تعلق اور ملاپ :

اور نقطے ہی سے تنویہ زیادہ اور کم کا تعین ہونا حیران کن امر ہے۔

(۱۱) نقطوں سے آسمان، زمین اور ان ساری چیزوں کا جو کچھ ان میں موجود ہے

اور نقطوں سے روحانی بارش برس کر طوفان کا برپا ہونا کس قدر انوکھی بات ہے۔

(۱۲) اس کے نور کا نقطہ میری رگ جان سے بھی مجھے زیادہ قریب ہے :

رب العزت کا میرے غریب دل میں مہمان ہونا حیرت کی بات ہے

(۱۳) خدا کے فرمان "کن" کی حقیقت کسی تھی جبکہ اس وقت کوئی بھی فرمانبردار

موجود نہ تھا۔ نیستی کی طرف "کن" کا فرمان نافذ ہونا کس قدر تعجب خیز بات ہے۔

(۱۴) دراصل "کن" اس فعل کا نام ہے، جو عالم خلق اور عالم کے درمیان

نقطے پر سے بطریق ابداع ظہور ہوتا رہتا ہے انسان کے روح اور جسم کے

درمیان "وکن فیكون" کا ہونا تعجب خیز بات ہے۔

(۱۵) اس علم کے زندہ درخت کا جو ہر وقت نور کا پھل لاتا ہے + ایک پاک کلمہ اور حکمت کی دلیل بننا از بس متعجب ہے۔

(۱۶) "اثبات، نفی اور حق" کی حکمت کے اسرار بہت عظیم ہیں + ایک بالاتر کلمہ کا "میزان الحقائق" بنا حیرت انگیز ہے۔

(۱۷) روح کے دائرے کے لئے کوئی قرار نہیں اور جو روحانی مرکز میں ہیں انکے لئے سکون ہی سکون ہے ان بقیہ ارواح کا جہان سمیت پرکار کی طرح مرکز کی تلاش میں گردش کرنا حیرت کی بات ہے۔

(۱۸) وہ خود مدینۃ احلم (علم کا شہر) بنکر روحانی نعمتوں کا بیدار بیغ عطا کرنا اور خود ہی جہانیت کا طلسماتی جامہ پہننے اس شہر کے دروازے پر دربان رہنا حیرت انگیز ہے۔

(۱۹) ایک بڑے بت کے سوا ان سارے بتوں کو توڑ ڈال۔ جو تیرے دل میں موجود ہیں۔ ایک پاک بت کے عشق کے کفر میں ایمان کا پوشیدہ ہونا بہت متعجب ہے۔

(۲۰) کیا پروردگار کی ذات اور عارف کی جان ایک ہے؟ اگر نہیں تو پھر عارف کو اپنے روح کی معرفت ہی میں پروردگار کی معرفت کا تمام ہونا قابل تعجب ہے۔

(۲۱) اگر مجھ پر کوئی وقت ایسا بھی آئے جس میں میرا آئینہ دل زنگ لٹو ہو اور علم کی جلوہ نمائی نہ کر سکے تو ایسی حالت میں، میں آتش عشق سے پگھل کر اور حکمت کے سانچے میں ڈھل کر اپنے آپکی تجدید

کرونگا۔ (سیطرح میری الضمیر کی) علمی مشکلات کا آسان ہونا تیرے عزیز ہے۔